چھٹا اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ دوشنبہ، مورخہ ۱۶ر جون سنہ ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	شمارہ
(۱)	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۳
(۲)	سردار دینار خان کرد کی پیش کردہ قرارداد پر چیئرمین زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان جمیل نشتر مرحوم کی روح کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی۔	۴
(۳)	وقفہ سوالات (نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات)	۵
(۴)	رخصت کی درخواستیں۔	۱۲
(۵)	تحاریک استحقاق	۱۳
	(i) منجانب مسز فضیلہ عالیانی (محرک نے زور نہیں دیا)	
	(ii) منجانب سردار نواب خان ترین (مسترد کردی گئی)	
(۶)	ضمنی بجٹ برائے سال سنہ ۸۶-۱۹۸۵ء پر عام بحث۔	۱۶
(۷)	مطالبات زر برائے ضمنی بجٹ سال سنہ ۸۶-۱۹۸۵ء کی منظوری۔	۲۲

جلد ششم ——— شمارہ دوئم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر	منسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ ڈپٹی اسپیکر	آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکریٹری	مسٹر اختر حسین
۲۔ ڈپٹی سیکرٹری	محمد حسن شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسٹر فضیلہ عالیانی
۲۔ مس آغا پری گل (وزیر)
۳۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان (مشیر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (" ")
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (" ")
۷۔ آغا عبدالظاہر
۸۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۹۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۰۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۱۔ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۱۲۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۳۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۴۔ سید داد کریم
۱۵۔ سردار دینار خان کرد
۱۶۔ حاجی عید محمد نوتیزئی

۱۷۔ میر فتح علی عمرانی

۱۸۔ حاجی ظریف خان مندوخیل پارلیمانی سیکرٹری)

۱۹۔ سردار نثار علی (" ")

۲۰۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

۲۱۔ ملک گل زمان خان کاسی مشیر

۲۲۔ میر ہمایوں خان مری وزیر

۲۳۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ پارلیمانی سیکرٹری)

۲۴۔ سردار خیر محمد خان ترین

۲۵۔ میر محمد علی رند

۲۶۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)

۲۷۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (")

۱۸۔ میر محمد نصیر مینگل (وزیر)

۱۹۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی

۲۰۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر وزیر

۲۱۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)

۲۲۔ میر نبی بخش خان کھوسہ

۲۳۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا

۲۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری

۲۵۔ میر نواز احمد خان مری (" ")

۲۶۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)

۲۷۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (")

۲۸۔ سردار نواب خان ترین

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۸۶ء بوقت صبح نو بجے زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری افتخار احمد کاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولٰکن ینزل
بقدر ما یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر ۝ وھو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ وھو
الولی الحمید ۝ صدق اللہ العظیم ۝ (پ۲۵ ع۷)

ترجمہ :- اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کیلئے روزی فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے۔ لیکن جتنا رزق چاہتا ہے (مناسب) انداز سے وہ ہر ایک کے لئے اتارتا رہتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو جاننے والا اور ان کا دیکھنے والا ہے اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔ اور وہ سب کا کارساز قابل حمد ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

مسٹر اسپیکر: اب سردار دینار خان کرد ایک قرارداد ایوان میں پیش کریں گے

سردار دینار خان کرد: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایوان میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

"یہ ایوان زرعی ترقیاتی بنک کے چیئرمین جناب جمیل نشتر کی اچانک وفات، پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی وفات سے ملک و قوم ممتاز بینکار اور عظیم ماہر اقتصادیات سے محروم ہوگیا ہے۔ انہوں نے مختلف حیثیتوں سے قومی ترقی میں جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا"

مسٹر اسپیکر: معزز اراکین! زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کے چیئرمین جمیل نشتر مرحوم ۹ جون ۱۹۸۶ء کو مری میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم قائداعظم کے دست راست عبدالرب نشتر مرحوم کے فرزند تھے۔ زراعت اقتصادیات اور بینکاری کے شعبوں میں جمیل نشتر مرحوم نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے اپنے فرائض منصبی ہمیشہ قوم کی خدمت کے جذبہ کے تحت ادا کئے میں اپنی جانب سے اور اس معزز ایوان کی جانب سے مرحوم کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین

اب میں قاری صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ پڑھیں

(ایوان میں مرحوم جمیل نشتر کے لئے فاتحہ پڑھی گئی)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب وقفہ سوالات ہے - مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

※ ۱۹۰ **مسٹر ارجن داس بگٹی**:- کیا وزیر صحت ازراہ کرم یہ بتائیں گے کہ

الف:- کیا یہ درست ہے کہ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۱۶ اکتوبر میں میرے سوال نمبر ۱۰۹ کے جواب میں ایوان کو یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ آئندہ سال محکمہ حکومت کو یہ سفارش کرے گا کہ اگر کسی ضلع میں کوئی لڑکی بولان میڈیکل کالج کوئٹہ میں داخلہ کے لئے دستیاب نہ ہو تو اس صورت میں اس سیٹ کو اس ضلع کے لڑکے کو دیا جائے،

ب:- اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے اس سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی کی ہے؟ تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر صحت:- (الف) بولان میڈیکل کالج ۸۶-۱۹۸۵ء کے پراسپکٹس (PROPECTUS) میں مطلوبہ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ جس کے مطابق اب اگر کسی ضلع میں لڑکیوں کی مخصوص نشست کے لئے امیدوار نہ ہونے کی صورت میں ایسی نشست اسی ضلع کے لڑکے کو قابلیت و اہلیت کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔

※ ۱۹۱- **مسٹر ارجن داس بگٹی**:- کیا وزیر صحت ازراہ کرم یہ بتلائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۶ فروری ۱۹۸۶ء میں میری ایک قرارداد کے جواب میں قائد ایوان نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ سرکاری ہسپتالوں میں فری یونانی طبی شعبہ جات قائم کرنے کے لئے صوبہ پنجاب سے معلومات حاصل کی جائیں گی۔

ب:۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں حکومت پنجاب سے کیا معلومات حاصل کی گئی ہیں ۔ نیز حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنا چاہتی ہے

وزیر صحت: (الف) اس سلسلے میں محکمہ صحت نے حکومت بلوچستان محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات سے آئندہ مالی سال یعنی ۸۷-۱۹۸۶ء میں طبیہ کالج کھولنے کے لئے مبلغ پانچ لاکھ روپے کی رقم فراہم کرنے کی تجویز پیش کی ہے ۔

اس کے علاوہ حکومت بلوچستان نے ایک طبیب اور ایک چپڑاسی کے پوسٹ کی بھی منظوری دی ہے ۔ جس پر تعیناتی اگلے مالی سال میں کی جارہی ہے ۔ مبلغ بیس ہزار روپے ادویات کے لئے بھی فراہم کئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ (ضمنی سوال)

جناب والا! میں وزیر موصوف کا مشکور ہوں کہ انہوں نے حکما صاحبان کی حوصلہ افزائی کی ہے ۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ حکومت بلوچستان نے ایک طبیب اور ایک چپڑاسی کی منظوری کی ہے اس کی وضاحت کی جائے کہ یہ پوسٹیں کہاں کے لئے ہیں؟ یا ڈویژنل سطح سے شروع کریں گے ۔

وزیر صحت:۔ ان پوسٹوں کو ہم کوئٹہ سے شروع کریں گے ۔ اس کے بعد ڈویژنل لیول پر یا پھر دیکھیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:۔ شکریہ

*۱۹۴۔ **مسٹر ارجن داس بگٹی**:۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم یہ بتلائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں ایک کثیر تعداد اقلیت کی آباد ہے جس کی بنا پر صوبائی اسمبلی میں اقلیت کے لئے مخصوص نشستیں جداگانہ صورت میں موجود ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بولان میڈیکل کالج میں ہندو اقلیت کے لئے میرٹ کی بنیاد پر جداگانہ نشست مخصوص کرنے پر غور کرے گی۔

وزیر صحت:- (الف) ماضی میں بولان میڈیکل کالج میں اقلیتوں کے لئے تین نشستیں مخصوص تھیں۔ جو بعد میں وفاقی حکومت کی ہدایت پر ختم کر دی گئیں اور اقلیتی امیدواروں کو مسلم امیدواروں کے برابر مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ اقلیتوں کے لئے دوبارہ جداگانہ نشست مخصوص کرانے کی کوئی تجویز فی الحال حکومت بلوچستان کے زیر غور نہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی: (ضمنی سوال) جناب والا آپ کی اجازت سے جیسا کہ انجینئرنگ کے لئے صوبائی سطح پر اقلیتوں کے لئے ایک سیٹ موجود ہے۔ جس میں ہندو، عیسائی اور دیگر اقلیتیں مقابلہ کے امتحان میں حصہ لے سکتی ہیں کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج میں جو ہندو اقلیتوں کے لئے سیٹیں تھیں کیوں ختم کر دی گئی ہیں؟

وزیر صحت:- جناب والا! اس ضمنی سوال کا مجھ سے تعلق نہیں ہے۔ اور انجینئرنگ کالج کا بھی مجھ سے تعلق نہیں ہے

***۱۹۵۔ مسٹر ارجن داس بگٹی:-** کیا وزیر صحت ازراہ کرم یہ بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ بگٹی ایجنسی کو ۱۹۸۳ء سے ضلعی حیثیت حاصل ہے

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ بگٹی ایجنسی ایک گنجان آباد ضلع ہے۔ جس کی آبادی بمطابق مردم شماری ۱۹۸۱ء ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ لیکن وہاں زچہ بچہ سینٹر نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈیرہ بگٹی ایجنسی ہیڈ کوارٹر میں زچہ بچہ سینٹر کھولنے پر غور کرے گی۔

وزیر صحت:- (الف) اس کا تعلق محکمہ صحت سے نہیں ہے۔
(ب) زچہ بچہ سینٹر کھولنے کے لئے حکومت نے خطیر رقوم ممبران صوبائی اسمبلی اور سینیٹرز کے سپرد کی ہیں اور انہیں اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جہاں چاہیں اپنے حلقہ انتخاب میں زچہ بچہ سینٹر کھول سکتے ہیں۔ محکمہ صحت نے عوام کی سہولت کے لئے ڈیرہ بگٹی اور سوئی میں زچہ و بچہ سینٹر پہلے ہی کھول رکھے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ یہاں پر جو زچہ و بچہ کے سینٹر کھولے ہوئے ہیں۔ ان کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ہماری آپ سے درخواست ہے کہ یہ ہمارا جائز مطالبہ ہے کہ وہاں پر زچہ و بچہ کے سینٹر کی ضرورت صف اول پر ہے۔ میں گذارش کروں گا کہ ان کو اس سلسلہ میں ہدایت کی جائے کہ وہاں پر جتنی بھی لیڈی ڈاکٹر ہوں۔ موجود رہیں۔ اور اگر نہیں ہیں تو کیوں نہیں ہیں اس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔

وزیر صحت:- جناب والا! ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں کہ ہم ہر جگہ زچہ و بچہ سینٹر کھولیں۔ یہ کام تو ممبران حضرات خود بھی کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کریں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کو جو فنڈز ملتے ہیں آپ انہیں اس مقصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

٭ ۲۰۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی:- کیا وزیر صحت یہ بتلائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سینیئر ڈاکٹروں کی بجائے جونیئر ڈاکٹروں کو ایکٹنگ ڈی۔ ایچ۔ او تعینات کیا گیا ہے۔ جس سے سینیئر ڈاکٹروں کی حق تلفی ہوئی ہے
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناجائز تقرریوں کا سینیارٹی کی بنیاد پر دوبارہ جائزہ لینے پر غور کرے گا۔

وزیر صحت:- یہ درست نہیں کہ سینیئر ڈاکٹروں کی ایکٹنگ ڈی۔ ایچ۔ او تعینات

کیا گیا ہے۔ ماسوائے ڈاکٹر محمد اسلم کے جس کو عارضی طور پر ضلع خاران میں ڈاکٹروں کی سینیارٹی کا حتمی فیصلہ ہونے تک ایکٹنگ ڈی ایچ او تعینات کیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی سینیارٹی کا فیصلہ ہونے پر سینیئر اور مستحق ڈاکٹر کو ڈی ایچ او مقرر کیا جائے گا۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی (ضمنی سوال)

جناب والا! سینیارٹی کا فیصلہ کب تک ہوگا۔

وزیر صحت: جناب والا! ستر ڈاکٹروں کی ایک لسٹ، باون ڈاکٹروں کی دوسری لسٹ اور پچیس لیڈی ڈاکٹروں کی تیسری لسٹ میں نے سیکرٹری صاحب سے منگوائی ہے۔ اس کے بعد کوئی فیصلہ کیا جا سکے گا۔

۲۴۹۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔ کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائینگے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان ہر سال میڈیکل افسروں کے لئے بجٹ میں سو یا سو سے زیادہ نئی اسامیاں منظور کرتی ہے۔ جس میں کوٹہ کے لحاظ سے سبی ڈویژن کے لئے صرف ۱۵ اسامیاں مخصوص کی جاتی رہی ہیں۔ جبکہ سبی ڈویژن آبادی اور رقبے کے لحاظ باقی ڈویژنوں سے بہت بڑا ہے۔ مذکورہ کوٹہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہے

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت سبی ڈویژن کے موجودہ کوٹہ میں اضافہ کی تجویز پر غور کرے گی۔ تاکہ سبی ڈویژن میں ڈاکٹروں کی کمی پوری کیا جا سکے۔ اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جاوے۔

وزیر صحت: (الف) موجودہ مالی سال میں حکومت بلوچستان نے ۷۰ ڈاکٹروں کی آسامیاں منظور کی تھیں۔ جن کو پر کیا گیا ہے۔ یعنی ۷۰ ڈاکٹروں کی تقرری مختلف ہسپتالوں، دیہی ہیلتھ سینٹروں اور بنیادی ہیلتھ یونٹوں میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵ ڈاکٹروں کی تعیناتی

بھی حکومت پاکستان کی مدد سے مختلف جگہوں میں عمل میں لائی گئی ہے

(ب) یہاں اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ کسی خاص ضلع یا جگہ سے ڈاکٹروں کی تعیناتی کے لئے کوئی کوٹہ مختص نہیں ہوتا بلکہ صحت کے اداروں میں آسامیاں منظور کی جاتی رہی ہیں اور جن پر ڈاکٹروں کی تقرری کی جاتی رہی ہیں۔

※ ۲۱۱۔ **میر عبدالکریم نوشیروانی**:- کیا وزیر صحت ازراہ کرم بتلائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آہوگو سب ڈویژن ماشکیل میں گذشتہ دو سال سے ڈسپنسری کی عمارت تو تعمیر ہو چکی ہے۔ لیکن وہاں پر تاحال کوئی سٹاف تعینات نہیں کیا گیا اور نہ ہی ادویات مہیا کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سب ڈویژن میں سٹاف کب تک تعینات کیا جائے گا اور ادویات کب تک مہیا کی جائیں گی۔

وزیر صحت:- گورنمنٹ کے قاعدہ کے مطابق عمارت کی تعمیر کی جاتی ہے۔ عمارت تعمیر ہونے پر محکمہ صحت اس کا چارج لیتا ہے اور بلڈنگ تعمیر ہونے کا سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔ چونکہ یہ بلڈنگ حکومت کے منظور شدہ منصوبہ کے مطابق تعمیر نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کو ابتک صحیح طور پر مکمل کیا گیا ہے۔ اس لئے محکمہ صحت نے اس کا اب تک چارج نہیں لیا ہے اور نہ ہی بلڈنگ مکمل ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ محکمہ صحت بلڈنگ مکمل ہونے پر سٹاف کی تعیناتی اور ادویات کی فراہمی کرے گی۔

※ ۲۲۶۔ **میر نبی بخش خان کھوسہ**:- کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نصیر آباد کے ہسپتال/ڈسپنسری میں ادویات اور ایم بی بی ایس ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو بروقت ادویات نہ ملنے کی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز کیا حکومت

عوام کی سہولت کے لئے وافر مقدار میں ادویات فراہم کرنے اور ایم بی بی ایس ڈاکٹرز تعینات کرنے کے لئے فوری اقدام کرے گی۔ نیز ہسپتالوں میں جدید سہولیات بھی فراہم کرنے کے سلسلے میں مناسب اقدام کرے گی۔

وزیر صحت:۔ موجودہ مالی سال میں تمام صحت کے اداروں کے لئے پانچ کروڑ چار لاکھ روپے کی ادویات خرید کر ان میں تقسیم کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اسی مالی سال میں ۲,۸۹,۶۲,۰۰۰/- (دو کروڑ انانوے لاکھ باسٹھ ہزار) روپے کے ہسپتالوں کے لئے اوزار/آلات وغیرہ بھی خرید سے گئے ہیں۔

نئے مالی سال میں ہسپتالوں کے لئے ۸,۰۰۰۰۰۰/- (آٹھ کروڑ روپے) ادویات کی خریداری کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ اور ہسپتالوں کو مزید بہتر بنانے کے لئے بھی کوئی تین کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع نصیر آباد کے صحت کے اداروں میں ۱۶ (سولہ) میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں۔ نئے مالی سال میں ۱۰۰ (سو) ڈاکٹروں کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔ اور نئے مالی سال کے شروع میں اس کی تقرری بھی خالی اسامیوں پر عمل میں لائی جائے گی۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! میں نے اپنے علاقہ میں اپنے خرچ سے ہسپتال بنایا ہے اور اس پر تقریباً تین لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ پانچ چھ مہینے ہو گئے ہیں۔ وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔ اس کا افتتاح ہوا اور وعدہ کیا گیا تھا کہ یہاں پر ڈاکٹر تعینات کیا جائے گا۔ یہ بہت گنجان اور غریب علاقہ ہے۔ وہاں نزدیکی ہسپتال میں بھی کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔ وزیر صحت صاحب سے میں نے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ گریڈ ۱۷ میں ڈاکٹر کی تعیناتی وزیر اعلیٰ صاحب کرتے ہیں اور اس کی منظوری وزیر اعظم صاحب دیتے ہیں۔ میں کچھ اس کا ایسا انتظام کروں گا کہ میرے بعد بھی اس کا کام چلتا رہے۔ میری عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر کب پہنچے گا اور دوائیوں کی کمی کب پوری کی جائے گی جبکہ وہاں نزدیکی کوئی ہسپتال بھی نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ نے ضمنی سوال کر دیا ہے۔ نواب صاحب کو جواب دینے دیں۔

وزیر صحت :- ہم نے ڈاکٹر کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جب بھی ڈاکٹر مل جائے گا۔ اس وعدہ کو پورا کیا جائے گا۔ لیکن ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ حیر دین میں تو ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ جو نیا ہسپتال بنا ہے۔ بہت اچھا ہے ہم اس کے لئے بھی ڈاکٹر دیں گے۔

اعلانات

مسٹر اسپیکر :- اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات کریں گے

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی)

سلیم اکبر بگٹی صاحب نے درخواست دی ہے کہ "انہیں آج بوجہ بیاری رخصت دی جائے"

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :- میر احمد خان زہری نے درخواست دی ہے کہ وہ چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج کے اجلاس

میں شرکت نہیں کر سکتے۔ انہیں آج مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۶ء کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحاریک استحقاق

مسٹر اسپیکر:۔ مسز فضیلہ عالیانی اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں کہ:۔

"گزشتہ اجلاس میں میں نے قرارداد پیش کی تھی جس کا موضوع یہ تھا کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبے کی خواتین میں خواندگی کی انتہائی کم شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام طالبات کو ابتدائی تعلیم سے لے کر تعلیم مکمل کرنے تک ایک سو روپے ماہوار وظیفہ دے تاکہ خواتین کی خواندگی کی شرح کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ہاؤس کے سامنے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ یہ قرارداد واپس لے لیں۔ ہم اس کے متعلق بل لائیں گے۔ لیکن موجودہ سیشن کے پروگرام میں اس بل کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا ہاؤس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ

"گزشتہ اجلاس میں میں نے قرارداد پیش کی تھی جس کا موضوع یہ تھا کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبے کی خواتین میں خواندگی کی انتہائی کم شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام طالبات کو ابتدائی تعلیم سے لے کر تعلیم مکمل کرنے تک ایک سو روپیہ ماہوار وظیفہ دے تاکہ خواتین کی خواندگی کی شرح کو بہتر بنایا جا سکے۔ اس پہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہاؤس کے سامنے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ یہ قرارداد واپس لے لیں ہم اس کے متعلق بل لائیں گے لیکن موجودہ سیشن کے پروگرام میں اس بل کا کوئی ذکر نہیں۔ جس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا لہٰذا ہاؤس کی کارروائی روک کر اس پہ بحث کی جائے۔"

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے معزز ممبر جو بہت سمجھدار ہیں۔ جنہیں آئین اور قانون کا پورا پتہ ہے۔ اب انہیں اپنی اس تحریک استحقاق اور گزشتہ قرارداد میں کوئی فرق نہیں نظر آیا ہے۔ اب جو ان کی یہ تحریک زیر غور ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ بل نہ لانے سے کاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لیکن میں نے پہلے جو بات کہی تھی میں آج بھی اس پہ قائم ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل بھی کریں گے۔ صرف باتوں سے کام نہیں ہوتا ہے۔ اس ایوان میں جامع چیز پیش کرنا ہوتی ہے۔ اس میں رقوم کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ ان کی قرارداد کا تو مقصد یہ تھا کہ طالبات کو ترغیب دینے کے لئے سو روپے وظیفہ دیا جائے تاکہ تعلیمی میدان میں زیادہ سے زیادہ خواتین آ سکیں۔ کئی مشکلات اور خامیاں ہوتی ہیں ان کو دور کرنا ہوتا ہے اور انہیں

درست کر کے پیش کرنا ہوتا ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ایک جامع قانون لایا جائے ہماری وزیر تعلیم بھی خاتون ہیں ۔ وہ خواتین کے مسائل کو بہتر سمجھ سکتی ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ صحیح طریق کار کے مطابق صحیح بل پیش ہوگا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اس سے معزز رکن کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے ۔ وہ ذرا صبر کریں اور دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب کی اس تسلی کے بعد آپ کچھ بولنا چاہیں گی ۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! جام صاحب نے اس معزز ایوان میں ایک بار پھر اقرار کیا ہے کہ خواتین کی شرح خواندگی بڑھانے کے لئے انہوں نے جو بل پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ اس پر کام ہوگا ۔ لہٰذا ان کے وعدے پر اور اس ایوان میں یہ اقرار کرنے پر کہ وہ ایک اچھا ریزولیشن تھا وہ اس کے متعلق بل لائیں گے جس سے خواتین کی شرح خواندگی بڑھے گی میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں اور امید کرتی ہوں کہ یہ بل بہت جلد تیار کر سکیں گے ، جو صوبائی اسمبلی سے پاس ہوگا تاکہ خواتین جن کی شرح خواندگی (اعشاریہ) پوائنٹ ایک فیصد ہے ہم اس کو بڑھا سکیں ، کیونکہ بغیر تعلیم کے بات آگے نہیں بڑھ سکتی ہے ، شکریہ

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک استحقاق پر زور نہیں دیا گیا ۔
اب نواب خان ترین اپنی تحریک استحقاق پیش کریں ۔

سردار نواب خان ترین:۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ :۔

"وزیر اعلیٰ بلوچستان نے حال ہی میں اعلان کیا
ہے کہ زیارت کو ضلع کا درجہ دیا جائے گا ۔ اس اہم
معاملہ کا تعلق میرے حلقہ انتخاب اور علاقے کے عوام
سے ہے ۔ اس اہم معاملہ پر مجھ سے نہ کوئی مشورہ کیا

گیا۔ اور نہ تجویز کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح
بحیثیت ممبر اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا
اس تحریک استحقاق پر بحث کی اجازت دی جائے"

جناب اسپیکر! اس سلسلے میں عوام کو اعتماد میں نہیں لیا گیا اور اکثریت کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ بہتر ہوگا کہ ....

مسٹر اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی اس تحریک استحقاق پر میں اپنا فیصلہ سناتا ہوں۔

چونکہ آپ نے جس وقت اپنے عہدہ کا حلف نہیں اٹھایا تھا۔ اس وقت آپ نے اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیا تھا۔ لہٰذا یہ تحریک استحقاق قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۵۶ کے خلاف ہے۔ مزید یہ کہ زیارت کو ضلع بنانے کا تعلق پالیسی میٹر سے ہے یہ ایک انتظامی معاملہ ہے اس سے معزز رکن کے فرائض منصبی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش آنے کا کوئی جواز نہیں۔ اور نہ ہی یہ قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۵ کے ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت اس معزز ایوان کی مداخلت کا متقاضی ہے۔ اس لئے آپ کی اس تحریک استحقاق کو مذکورہ قاعدہ کے تحت مسترد کیا جاتا ہے (تالیاں)

مسٹر اسپیکر: معزز اراکین! اب آپ کے سامنے مالی سال ۱۹۸۵-۸۶ کے ضمنی بجٹ پر بحث ہوگی۔ محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ پہلے تقریر فرمائیں گی۔

ضمنی بجٹ سال ۱۹۸۵-۸۶ پر بحث

مسز فضیلہ عالیانی: جناب اسپیکر! ضمنی بجٹ برائے ۱۹۸۵-۸۶ میں ڈیمانڈ برائے گرانٹ اس ایوان میں پیش کئے گئے ہیں۔ اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے میں عرض کرنا چاہوں گی کہ گذشتہ مالی سال کے دوران مختلف محکمے اپنے آپ کو منظور شدہ

رقومات کے مطابق نہ چلا سکے اور زائد اخراجات کیے گئے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کا سالانہ بجٹ بنانے وقت ان محکموں نے سوچ سمجھ اور احتیاط سے کام نہیں لیا۔ جس کے نتیجہ میں آج اس ایوان میں مطالبات زر پیش کیے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اعداد و شمار کا اندازہ نہیں کیا گیا تھا۔ جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ متعلقہ محکموں نے رقوم غیر ذمہ داری سے خرچ کیں۔ اور اس طرح بجٹ بنانے کا مقصد ہی فوت ہو گیا ۔ اور آج ضمنی بجٹ کی منظوری حاصل کرنے کی نوبت آئی ۔ انہوں نے صحیح طریقہ کار کو نہیں اپنایا ۔ اسلئے اخراجات بڑھ گئے اور مالی و معاشی ڈسپلن کے مطابق کام نہیں کیا ۔ لہٰذا آج ایوان کی منظوری کے لیے ضمنی بجٹ ہمارے سامنے ہے ۔

جناب والا! اگر مختلف محکموں کو زائد رقومات خرچ کرنے کے لیے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو اس کے لئے آپ کے پاس یہ طریق کار تھا کہ آپ ۳۰ جون ۸۶ء سے چار پانچ ماہ قبل غور کرنے کے لئے اسمبلی کا سیشن طلب کر سکتے تھے ۔ تاکہ یہ حاصل بجٹ کے بعد گرانٹس کی منظوری ایوان سے لی جاتی ۔ کیونکہ پہلے بھی تو انہوں نے غیر ذمہ داری سے بجٹ بنا کر اس ایوان سے اسے پاس کروایا تھا ۔ اب چونکہ مطالبات زر کی منظوری ہم نے دینا ہے ۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس سے عوام اور متعلقہ محکمے تکالیف برداشت کریں گے ۔ انہیں مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا ۔ ترقی کے کام رک جائیں گے اور کارکردگی متاثر ہو گی ۔ لہٰذا جناب والا! آئندہ کے لیے مالی ڈسپلن کے پیش نظر محکموں کے لئے یہ ضروری ہونا چاہیئے کہ وہ منظور شدہ بجٹ کی رقوم کے اندر رہیں اور اس طریقہ سے ضمنی بجٹ منظور کروانے کی نوبت ہی نہ آئے ۔ شکریہ ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں

مسٹر اسپیکر:۔ جام صاحب: آپ اگر آخر میں بولیں تو بہتر رہے گا آپ اس دوران پوائنٹس نوٹ کر سکتے ہیں

اگر میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب اگر تقریر کرنا چاہیں تو بول سکتے ہیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب اسپیکر! ضمنی بجٹ پر بولتے ہوئے محترم رکن اسمبلی نے جو وضاحت کی ہے میں اس کی پوری تائید کرتا ہوں۔ جو کام ہو رہے تھے ہم نے ان پر نظر ڈالی تو ہم دیکھتے تھے کام سست رفتاری سے ہو رہا تھا۔ اور یہ سب کچھ ٹھیکیدار، خرد برد اوران کی غلط کاریوں کی وجہ سے ہوا کہ پیسے کا مزید ضرورت پڑی گا۔

جناب والا! چونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں۔ ایم پی اے ہیں۔ یہ کام وقت پر مکمل ہو جاتے تو مزید رقم اور خرد برد کی نوبت نہ آتی۔ اسی لئے محترم نے جیسا فرمایا کہ آئندہ اجلاس میں یہ چیز لائی جائے۔ شکریہ السلام علیکم

مسٹر نصیر احمد باچا:- جناب اسپیکر! یہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے۔ ایک اچھا بجٹ ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں ....

مسٹر اسپیکر:- مہربانی فرما کر مائیک میں بولیں۔

مسٹر نصیر احمد باچا:- جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب نے چند وعدے کئے تھے اور فرمایا تھا کہ ان کے لئے بجٹ میں رقم رکھی جائے گی۔ لیکن دیکھنے پر معلوم ہوا کہ بجٹ میں ان کا ذکر نہیں۔ مثلاً انٹر کالج چمن کی تعمیر کے لئے پیسہ نہیں رکھا گیا۔

اس کے علاوہ خوجک پر ٹی وی بوسٹر لگانے کا اعلان کیا گیا تھا اور کہا گیا کہ آئندہ سال کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن اب تک کام شروع نہیں ہوا۔ پتہ نہیں کیوں

مسٹر اسپیکر:- کیا کوئی اور معزز رکن بولنا چاہیں گے۔؟

میر ہمایوں خان مری (وزیر خزانہ)

جناب والا! یہاں پر ہمارے بزرگ رکن میر نبی بخش خان کھوسہ نے باتیں

کیں اور محترمہ فضیلہ عالیانی صاحبہ نے بھی تقریر فرمائی۔ جناب والا! جہاں تک بلوچستان کے بجٹ کا تعلق ہے۔ تو اصولی طور پر اور طریق کار کے مطابق ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ تمام علاقوں کو ایک نظر سے دیکھیں۔ ہم نے پوری کوشش کی کہ ہر علاقے کی ڈیمانڈز کے مطابق پوری کریں۔ اس کے علاوہ میران کو جو اسی لاکھ روپے دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان سے ترقی ہو رہی ہے۔ یہ پیسے وہاں کے لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔ یہاں میں یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ عوام نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ ہم عوام کے نوکر ہیں۔ میں آج بھی بحیثیت فنانس منسٹر یہاں سے ان کا جوابدہ ہوں۔ ہم ان کے خادم ہیں (تالیاں)

جناب والا! یہ سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ میں یہ اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی خدمت کروں یہاں پر ترقی ہو میں نے اس سلسلہ میں جو بھی کام کیا ہے اسے اپنا فرض سمجھا ہے۔ اور ہر کام بڑی تندہی سے کیا ہے۔ یہاں پر جو بھی سوال و جواب ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ میں ان سے متعلق رکھوں۔ کیونکہ ہم ایک ساتھ رہتے ہیں اور ایک ساتھ مسائل پر غور کرتے ہیں اور ایک ساتھ ہی باہمی مشورے کرتے ہیں۔ ہم سب کا تعلق بلوچستان سے ہے اور ہم سب بلوچستان کی ترقی چاہتے ہیں۔ شکریہ

جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)

جناب والا! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ معزز رکن نے جس انداز سے اس کا ذکر کیا ہے۔ فضیلہ عالیانی سپلیمنٹری بجٹ پر بولی ہیں۔ وہ دیگر پارلیمانی امور کی تمام چیزوں پر مہارت رکھتی ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ وہ پٹڑی سے اتر گئی ہیں تو صحیح ہوگا۔ اس پر مجھے افسوس ہوا۔ جناب والا! سپلیمنٹری بجٹ پیش ہوا ہے۔ اس کے لئے معزز رکن کو تھوڑی سی تکلیف اٹھانی چاہیئے تھی۔ سپلیمنٹری بجٹ کے آئیٹمز کو اگر وہ پڑھتیں۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ کوئی اضافی رقم نہیں ہے اور حکومت بلوچستان نے جو رقم خرچ کی ہے۔ وہ اس طرح خرچ ہوئی ہیں۔ مثلاً ہماری سروسز کے لوگ ہیں

ان کی تنخواہیں بعد میں بڑھیں۔ جس کا ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ ان کی تنخواہوں میں کس قدر اضافہ ہوگا۔ ہمیں بعد میں مرکز سے پیسہ ملا۔ ہمیں جو رقم ملی یہ رقم اکاؤنٹ کی خاطر تھی یعنی ایک اکاؤنٹ سے دوسرے اکاؤنٹ میں منتقل کرنا تھی۔ یہ بات اتنی معمولی سی ہے۔ جس پر مجھے افسوس اور رنج ہوا۔ کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو اتنے بڑے سیاست دان سمجھتے ہیں۔ اور جنہوں نے عالمی مسائل کو حل کرنے کا بیڑا بھی اٹھا رکھا ہے۔ اگر وہ اس سپلیمنٹری بجٹ کے اس چھوٹے سے آئیٹمز کو بھی سمجھ لیتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی۔ لیکن اس کے ساتھ مجھے اس بات پر مسرت ہوئی کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ریکارڈ ڈالنا نہیں چاہتے تھے اس سے عوامی کام رک جائیں گے۔ اس سمجھ کے لیئے بھی ان کی تعریف کرتا ہوں اور انہیں تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور اگر میں ایسا نہ کروں تو میں سمجھوں گا کہ میں بخل سے کام لے رہا ہوں میں ان کے اس خیال اور عوام کی تکلیف کے احساسات کو جو انہیں نے محسوس کیئے ہیں کے لیئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب والا! میں معزز رکن اور ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے ہر قول و فعل کے لیئے آپ اور ایوان کے سامنے جوابدہ ہوں اس کے ساتھ آپ کو میں یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے یہ محسوس کیا کہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ تو نہ صرف میں اس کمی کو پورا کروں گا بلکہ اپنا محاسبہ بھی کروں گا۔ (تالیاں)

میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ اپنا خود محاسبہ نہیں کرتے تو آپ کسی دوسرے کا بھی محاسبہ نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسے ہمارے اسپیکر صاحب کو بیجارو جیپ کی ضرورت پڑ گئی۔ ہمیں تو یہ معلوم نہیں تھا کہ صاحب صدر آپ کو بیجارو جیپ کی ضرورت ہوگی اسی طرح بعض ایسی دیگر ضرورتیں تھیں۔ جن کا ہمیں اندازہ نہیں تھا۔ اب اگر کوئی ناگہانی آفت آتی ہے۔ طوفان آتا ہے۔ اولے پڑتے ہیں اور زمیندار کے کھیت اجڑ جاتے ہیں ان باتوں کا تو ہمیں علم نہیں ہے۔ یہ قدرتی باتیں ہیں۔ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے آپ ان چیزوں کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ ایسی امداد جو ہمیں مرکزی حکومت سے ملے اس کا بھی ہمیں علم نہیں ہوتا۔

جناب والا! میں نصیر باچا کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ کہوں گا کہ

انہیں سپلیمنٹری بجٹ پر بولنا چاہیئے تھا لیکن وہ نئے بجٹ پر بولے۔ جہاں تک بلوچستان کے عوام اور ان کی فلاح و بہبود کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ہماری ذمہ داریاں خواہ وہ کسی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہم انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں گے میں آپ کو اور ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے محدود وسائل کے ہوتے ہوئے عوام کی خدمت کرینگے چاہے وہ کالج کے لئے ہو، سکول کے لئے ہو، سڑکوں کے لئے ہو یا کسی بھی شعبہ زندگی سے اس کا تعلق ہو۔

جناب اسپیکر! اس کے ساتھ ساتھ مجھے اس بات پر افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے کھوسہ صاحب بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے اسمبلی کو نہ جانے کب سے دیکھا ہے۔ مجھے امید تھی اور یہ توقع تھی کہ وہ سپلیمنٹری بجٹ کی بات کو کسی اور انداز سے پیش نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہاں تنقید برائے تنقید ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مخالف کا کام مخالفت کرنا ہوتا ہے۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہم بلوچستان کے رہنے والے ہیں لہٰذا ہم بلوچستان صوبائی اسمبلی سے یہ توقع رکھوں گا کہ ....

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! ہم کسی اپوزیشن سے تعلق نہیں رکھتے ہم آزاد ہیں ہم جو تنقید کر رہے ہیں وہ ان کاموں پر کر رہے ہیں جو نمائندوں کی زیر نگرانی ہو رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں ان کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کا تعلق اپوزیشن سے نہیں ہے۔ بلکہ آزاد گروپ سے ہے۔ اس بات پر میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب والا! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اگر آپ سپلیمنٹری بجٹ کے ہر ایک آئٹم کو دیکھیں۔ تو ہمیں گے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ جناب والا! ایک قصہ عرض کروں جیسا کہ یوسف زلیخا کی داستان پڑھی جا رہی تھی۔ آخر میں کسی نے پوچھا کہ زلیخا مرد تھا یا عورت؟

جناب والا! مجھے امید ہے کہ ہاؤس سپلیمنٹری بجٹ کی منظوری دے گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی دلچسپ بات نہیں ہے (تالیاں) اگر تقریر کرنا مقصود ہے تو تقریر برائے تقریر ہو سکتی ہے۔ تاہم آخر میں یہ کہوں گا کہ حکومت بلوچستان نے پوری ایمانداری سے یہ سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا ہے۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر:- اب مطالبات زر پیش کئے جائیں گے۔

مطالبات زر برائے سال ۱۹۸۵-۸۶

مطالبہ نمبر ا

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۶۷،۹۰۴،۸۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۶۷،۹۰۴،۸۹ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے
(تحریک منظور کی گئی)

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! اس پر میری کچھ آبزرویشنز ہیں۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ اس پر مجھے قانون کے مطابق بولنے کا بھی حق ہے

میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

جناب اسپیکر! یہ اس موقع پر آیز رولیشن پیش نہیں کر سکتی ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ووٹ ڈال سکتی ہیں۔ پھر ان کو آیز رولیشن کا حق ملے گا۔

مسٹر اسپیکر:- آپ اس کے لئے کٹ موشن پیش کر سکتی ہیں۔ اور آپ کٹ موشن کے لئے دو دن پہلے نوٹس دیتیں تو آپ آج اس کی مخالفت کر سکتی تھیں اور تقریر کر سکتی تھیں

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! آپ اس سلسلے میں قواعد کے مطابق رولنگ دے دیں۔

مسٹر اسپیکر:- آپ نے اس سلسلے میں پہلے ہی تقریر کر لی ہے اور اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- نہیں جناب والا! مطالبات برائے منظوری آج پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم ہر آئیٹم پر بات کریں۔

مسٹر اسپیکر:- یہ مطالبہ تو اب پاس بھی ہو گیا ہے۔ آپ نے اس پر بات نہیں کی ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! اب تک ضمنی بجٹ پاس نہیں ہوا ہے اس پہ بات ہو سکتی ہے۔ لیکن طریقہ کار یہ ہے کہ آپ اسپیکر صاحب ہیں انصاف کیجئے۔ آپ کی کارکردگی اس ایوان کے لئے مشعل راہ ہو گی اور آپ قواعد و طریق کار دیکھ لیں۔ میں بالکل کسی کا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ مجھے پورا احساس ہے۔ میرے پاس

کچھ تجاویز ہیں ۔ جیسا کہ حاجم صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہمارے پاس کچھ تجاویز ہیں جو پیش کرنے کا موقع دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر:- آپ نے تو پہلے سے تمام تجاویز پیش کر دی ہیں ۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جہاں تک اسمبلی سیکرٹریٹ سے میری رہنمائی کی گئی ہے تو وہ یہ تھی کہ جب ڈیمانڈ پیش ہوگا ۔ تب آپ بات کریں گی ۔

مسٹر اسپیکر:- یہ تحریک منظور ہو چکا ہے ۔ اور اب آپ بعد میں بات کر رہی ہیں ۔ دوبارہ بات نہیں ہو سکتی ہے ۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ: (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)

اگر معزز ممبر تقریر کرنا چاہتی تھیں ۔ تو ان کو دو دن پہلے کٹ موشن پیش کرنا چاہیئے تھا کہ اس رقم کو کم کر دیا جائے اور میں اس کی مخالفت کرتی ہوں ۔

مسٹر اسپیکر:- طریقہ کار کے تحت کٹ موشن پیش کرنے کے لئے دو دن کا نوٹس دینا ہوتا ہے اور پھر اس کی مخالفت اور بحث ہوتی ہے ۔ اب یہ ڈیمانڈ پاس ہو گیا ہے

مطالبہ نمبر ۲

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۶۴،۴۸۰ روپیہ سے متجاوز نہ ہو ۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۶۴٬۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۳

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۳٬۶۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "موٹر وھیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۹۰ر۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "موٹر وھیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۴

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۸٬۴۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۷۰ر۱۸ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "دیگر ٹیکسز و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۵

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۰۰۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "مواجب ریٹائرمنٹ و پنشن" برداشت کرنے پڑینگے

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۰۰۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "مواجب ریٹائرمنٹ و پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۶

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۶،۰۳،۷۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! میں عرض کروں گی کہ یہاں پر ایک غلطی ہے ہے ڈیمانڈ نمبر ۶ میں پولیس لکھا گیا ہے۔ اور اس بجٹ کے دیئے گئے کتابچے میں پولیس کا کوئی ذکر نہیں ہے اور یہاں صوبائی لیویز لکھا گیا ہے۔ اس کی وضاحت ضروری ہے۔ اس میں غلطی ہے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! یہ متعلقہ بات نہیں ہے۔ پولیس اور لیویز کی مد جداگانہ ہوتی ہے ایک ہے۔ لیویز بھی پولیس کی مد میں آتی ہے۔ لہٰذا اسے منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۶,۰۲۷,۸۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۷

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳,۶۰۸,۶۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات اور آبادکاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳,۶۰۸,۶۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "قید خانہ جات اور آبادکاری سزا یافتگان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۸

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۱,۸۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۱,۸۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء

کے دوران بسلسلہ مد" نارکوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۹

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۸،۷۳۸،۴۰۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" (بشمول اخراجات عملہ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۸۷۳۸۴۰۷ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" (بشمول اخراجات عملہ) برداشت کرنے پڑیں گے

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۰

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۴۶ ۱۲۴۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۴۶،۲۴۷،۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "پبلک ہیلتھ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۱

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۴۸۱۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "ہیلتھ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۴۸۱۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "ہیلتھ" برداشت کرنے پڑنے گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۲

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۰۹۲۸۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! جام صاحب اگر ملاحظہ فرمائیں تو یہاں پر بھی غلطی ہے اور میں بھی اس کی مخالفت کرتی ہوں۔ صفحہ ۲۲ پر دیکھیں تو وہاں ڈیمانڈ نمبر ۱۳ میں بھی سوشل ایکٹیویٹیز اینڈ ریکریشن لکھا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- مسٹر اسپیکر! معزز رکن کو پہلے اعتراض کرنا چاہیئے تھا

مسز فضیلہ عالیانی:- اعتراض پہلے یا بعد میں کرنے کا سوال نہیں بہر حال اسمبلی

کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اگر ہم کوئی غلطی دیکھیں تو اس پر اعتراض کرنا ہمارا حق ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کی طرف نشاندہی کریں۔ آپ ڈیمانڈ نمبر ۱۲ ملاحظہ فرمائیں اس میں درج ہے اسی طرح ڈیمانڈ نمبر ۱۳ میں بھی دیکھیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ....

وزیر اعلیٰ:- میں معزز رکن کی قابلیت پر تو کسی قسم کا شک نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کافی سمجھدار ہیں۔ لیکن یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ سوشل ایکٹیویٹیز میں کھیل اور تفریح شامل ہے یہ ایک ہی چیز ہے کوئی مختلف نہیں۔ محترمہ آنے سے قبل مطالعہ کر کے تو آتیں کہ سپلیمنٹری بجٹ میں کیا لکھا ہے۔ (تالیاں)۔ ان کو اتنا احساس تو ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ ان کو کم از کم لیڈی سے داد تحسین تو ملتی (تالیاں)

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب اسپیکر! میں اس کے لئے آپ کی رولنگ چاہتی ہوں

مسٹر اسپیکر:- چونکہ آپ نے نہ تو کوئی تحریک استحقاق پیش کی ہے اور نہ ہی کوئی کٹ موشن پیش کیا ہے۔ اگر کوئی غلطی ہے تو اسے درست بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! کتابچہ سب کے پاس ہے فنانس منسٹر صاحب اور سیکرٹری فنانس بھی ایوان میں تشریف رکھتے ہیں وہ بتائیں۔ ان سے پوچھ لیا جائے اگر آپ اصرار کرتے ہیں کہ میں غلطی پر ہوں تو میں اپنی غلطی نہیں مانوں گی۔ میں نے صحیح نشاندہی کی ہے۔

وزیر اعلیٰ:- میں ایک چھوٹی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! اس معزز ایوان میں مرد اراکین بھی ہیں اور خواتین بھی، لیکن تمام اسمبلی کے ممبران کو

اراکین کہا جاتا ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ نے جو اعتراض اٹھایا ہے کہ کھیل اور تفریح تو یہ سوشل ایکٹیویٹیز میں آتے ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہٰذا اب میں ایوان کے سامنے تحریک پیش کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

ایک رقم جو ۲،۹۲،۸۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۳

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم ۱،۹۷۹،۸۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱،۹۷۹،۸۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۴

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲،۰۹۵،۲۴۰

روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد " قدرتی آفات و تباہ کاری امداد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲،۰۹۵،۳۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد " قدرتی آفات و تباہ کاری۔ امداد " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۵

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱،۴۱۴،۶۸۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد " اوقاف " برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱،۴۱۴،۶۸۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد " اوقاف " برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۶

وزیر خزانہ:۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۳،۹۶۴،۸۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی

کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳،۹۶۴،۸۴۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تحریک منظور کی گئی

مطالبہ نمبر ۱۷

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۹۸،۹۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۹۸،۹۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہوں۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۸

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۴۷،۹۶۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۴۷،۹۶۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۱۹

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۷،۳۹۷،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۷،۳۹۷،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۲۰

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۱۰،۶۵۹،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۱۰،۶۵۹،۰۰۰ روپے

سے متجاوز نہ ہو۔ وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- چونکہ ایجنڈا کے مطابق آج کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے مطالبات زربرائے سال ۱۹۸۶-۸۷ء منظور کر لئے گئے ہیں۔ یعنی ضمنی بجٹ پاس ہو چکا ہے۔ لہٰذا اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ آپ سب کا شکریہ۔ (تالیاں)

(صبح دس بجکر پانچ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس اگلی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)